ان الدین عنداللّٰہ الاسلام

آقائے شریعت مولانا سید کلب عابد صاحب قبلہ طاب ثراہ

میں نے اپنے گذشتہ مضمون میں ایمان کے بعد نماز کا مرتبہ پیش کش ناظرین کیا تھا۔ آج ہم زکوٰۃ کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جس کی اہمیت ہمارے رسول کی اس حدیث سے ظاہر ہے کہ بعض قبائل عرب نے پیغمبرؐ سے صلح کرنے میں یہ شرط پیش کی کہ ہم اسلام اختیار کرلیں گے ہر حکم کی اطاعت کریں گے مگر صرف اتنی خواہش ہے کہ زکوٰۃ سے ہم کو معاف کر دیا جائے تو رسول نے ارشاد فرمایا **لا خیر فی دین لاصلوٰۃ فیہ ولا زکوٰۃ** اس دین میں کوئی اچھائی نہیں جس میں نہ نماز ہو اور نہ زکوٰۃ ہو۔ یا تو تم لوگ یہ بھی منظور کرو نہیں تو میں تمہاری طرف خدا کا تیر پھینکوں گا۔ لوگوں نے عرض کی کہ خدا کا تیر کون ہے تو آپ نے اپنے بھائی علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا کہ یہ ہے سہم اللہ جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ علی کا نام سن کر اس قبیلہ والوں کی ہمت پست ہوگئی اور ان لوگوں نے زکوٰۃ دینا بھی منظور کرلی۔ بعد نماز جو چیز تمام مسلمانوں پر سب سے پہلے واجب کی گئی وہ زکوٰۃ ہی ہے۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے واسطے قرآن کا وعدہ ہے کہ ان کے خزانے جہنم میں گرم کیے جائیں گے اور اس سے کچھ پیشانیاں داغی جائیں گی اور ارشاد ہوگا کہ اس کا مزہ چکھو یہ وہ ہے جو تم نے جمع کیا تھا۔ حدیث کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہ ادا کرے تو اس کی نماز بھی قبول نہ ہوگی۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے زکوٰۃ نہ دی تو خدا اسکے مال کو ایک اژدہے کی صورت بنا کر اس کی گردن میں لپیٹ دے گا جو برابر اس کا گوشت کھاتا رہے گا یہاں تک کہ حساب و کتاب سے فراغت ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو لوگ زکوٰۃ نہ دیتے تھے ان کو رسول نے اپنی مسجد سے نکال دیا کہ تم زکوٰۃ نہیں دیتے تو ہماری مسجد میں نماز نہ پڑھو۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص زکوٰۃ نہیں دیتا نہ وہ مومن ہے نہ مسلم ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کا قتل کر دینا حضور امام میں جائز ہے ایک زنائے محصنہ کرنے والا دوسرے زکوٰۃ نہ دینے والا مگر غیبت امامؑ میں اس حکم پر عمل نہیں کیا جاسکتا البتہ بعد ظہور امام ایسے لوگوں کو قتل کریں گے۔ ارشاد امام ہے کہ جو اپنے مال سے حق خدا نہیں نکالتا اس کا مال باطل میں خرچ ہوجاتا ہے۔ اس طرح بہت سے احادیث اور روایات زکوٰۃ کے متعلق ائمہ معصومینؑ سے موجود ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کتنی ضروری چیز ہے۔

اس زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں ایک زکوٰۃ فطرہ اور ایک زکوٰۃ مال۔ زکوٰۃ فطرہ وہ ہے جو بعد ماہ رمضان یوم عید واجب ہے۔ جس نے روزہ رکھا ہو اس پر بھی اور جس نے کسی وجہ سے روزہ نہ رکھا ہو اس پر بھی واجب ہے۔ اور زکوٰۃ مال

اونٹ، بھیڑ، بکری، گائے، بھینس پر واجب ہے اور روپیہ، اشرفی، گندم، جو، رطب اور منقے میں واجب ہے۔

زکوٰۃ میں شرط ہے بالغ ہونا، عاقل ہونا، آزاد ہونا، مالک ہونا، تصرف پر قادر ہونا اور بقدر نصاب ہونا۔ اگر ان شرطوں میں کوئی ایک موجود نہ ہوگی تو زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

ہندوستان میں اونٹ، گائے گویا کہ نہیں ہوتے البتہ گائے، بکری، بھیڑ ہوسکتی ہے وہ بھی شاذونادر کیونکہ تیس گائے، بھینس اور چالیس بھیڑ، بکری سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور رطب اور منقی بھی یہاں نہیں البتہ صرف اشرفی اور روپیوں میں زکوٰۃ واجب ہے اس میں بھی مذکورۂ بالا شرطوں کے علاوہ یہ شرط بھی ہے کہ سونا، چاندی ہو اور کم از کم چالیس تولہ ۳ ماشہ کے بقدر روپیہ اور ۵ تولہ ۹ ماشہ کے بقدر اشرفی ہو تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا چاہیے۔ بشرطیکہ سال بھر ایک حال سے رکھا رہے اور اس صورت سے ہو کہ مالک جس وقت چاہے صرف کرے۔ غلہ میں صرف گیہوں اور جو میں زکوٰۃ ہے جبکہ خود کاشت کیا ہو یا بٹائی سے غلہ حاصل کیا ہو تو جس وقت غلہ حاصل ہو اسی وقت زکوٰۃ واجب ہے۔ اگر سنچائی کرے تو بیسواں حصہ واجب ہے اور اگر بارش سے یا سیلاب وغیرہ سے پیدا ہوا ہو تو دسواں حصہ واجب ہے اور اگر دونوں صورتوں سے غلہ پیدا ہو تو پندرہواں حصہ نکالے۔ تعداد نصاب یہ ہے کہ صرف جو یا صرف گندم یا دونوں ملا کر اگر کم از کم ۲۳ من ۷ ۲ سیر پیدا ہو تو اس میں اخراجات کا تخمینہ کر کے نکال لے بقیہ میں سے زکوٰۃ نکالے۔

یہ تقریر تو زکوٰۃ کی اہمیت کے متلق تھی اب ہم کچھ روزے کے متعلق عرض کرنا چاہتے ہیں۔

روزہ یعنی صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک نیت کر کے کھانا پینا اور تمام روزہ باطل کرنے والی چیزوں کو ترک کرنا واجب تو صرف ماہ رمضان ہی میں ہے مگر ماہ رمضان کے علاوہ جن دنوں میں روزہ حرام ہے یعنی عید، بقرعید اور عاشورہ کے علاوہ جب سنتی روزہ رکھے تو خدا کے نزدیک محبوب ترین عبادت ہے جس کی جزا احادیث میں جنت بتائی گئی ہے۔ یہ روزہ جاڑوں کے ٹھنڈے اور چھوٹے دنوں میں تو کچھ تکلیف دہ نہیں ہوتا البتہ گرمی کے زمانے میں یقیناً اذیت دہ ہوتا ہے۔ مگر خدا کی خوشی کے واسطے اپنے نفس کو روزے کی تکلیف میں مبتلا کرنا ہی تو وہ عبادت ہے جس کے ثواب کی حد نہیں ہے۔ قرآن میں روزے کو صبر کہا گیا ہے اور صابر کے واسطے ارشاد ہے کہ خدا ان کو بے حساب جزا دے گا کسی مقام پر ارشاد ہے کہ میں خود روزے کی جزا دوں گا بعض مقامات پر ارشاد رب العزت ہے کہ میں خود روزے کی جزا ہوں۔ اسی وجہ سے امیر المومنینؑ فرماتے تھے کہ مجھ کو گرمی کا روزہ بہت محبوب ہے اور تمام معصومین سوائے عذر شرعی کے ہر روز روزہ رکھتے تھے۔ روزے کی وجہ قرآن میں یوں بتائی گئی ہے کہ شاید تم روزے کی وجہ سے چند ہی دن تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو قرآن نے اور احادیث نے مسلمانوں کو متقی اور پرہیزگار بنانے کی سب سے زائد کوشش کی ہے کیوں کہ تقوی اور پرہیزگاری ہی وہ صفت ہے کہ جس کے ضمن میں ہر عبادت پر عمل اور ہر گناہ سے بچنے کا ذریعہ حاصل ہوجاتا ہے۔ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ نہ

عبادت ترک کرے گا نہ کسی بری بات کا مرتکب ہوگا۔ ہر مسلمان زبان سے تو یہ ضرور کہتا ہے کہ ہم خدا سے ڈرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ نوے فیصدی مسلمان خدا سے کچھ بھی خوف نہیں کرتے یا اسکو حاضر و ناظر بھی نہیں جانتے۔ کیونکہ یہ مسلم ہے کہ کوئی بدکار سے بدکار شخص بھی ہو لیکن اگر وہ کسی سے مثلاً حاکم سے یا استاد سے یا اپنے کسی بزرگ سے ڈرتا ہو اور یہ یقین کرلے کہ وہ حاکم یا استاد اس شخص کو دیکھ رہا ہے تو کبھی کوئی بدکاری نہیں کرتا۔ چور اگر یقین کرلے کہ کوئی پولس والا ہم کو دیکھ رہا ہے تو کبھی چوری نہ کرے گا رعایا کو اگر یقین ہو کہ کوئی حاکم جس کا خوف غالب ہے ہمارا نگراں ہے تو کبھی قانون شکنی نہ کرے گا۔ البتہ جب یہ یقین ہوجائے گا کہ کوئی نہیں دیکھتا یا جو دیکھ رہا ہے اس کا خوف دل میں نہیں ہے تو انسان ہر بدفعلی اور قانون شکنی پر آمادہ ہوجاتا ہے۔

ہندوستان کے موجودہ خلفشار میں اہم نکتہ یہی ہے کہ ارکان حکومت کی غفلت، سفارش پر عمل، رشوت ستانی، قومی اور مذہبی جنبہ داری نے رعایا کے دل سے حکام کا خوف یک قلم ختم کردیا ہے ہر شخص جانتا ہے کہ ہماری بڑی سے بڑی قانون شکنی، جرأت و جسارت پر اول تو حکام توجہ ہی نہ کریں گے اور اگر توجہ بھی کی تو سعی، سفارش، رشوت یا مذہبی جنبہ داری ہم کو بچا دے گی لہٰذا جو قانون شکنی چاہے کرو اور جسقدر بھی آفت مچاؤ کسی سزا کا ڈر نہیں ہے حد یہ ہے کہ قتل و غارت اور آتش زنی کے سے جرموں میں بھی لوگ سزا سے بچ جاتے ہیں اس لئے سیکڑوں ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے بعد تو جمہوریت کا ایک پس منظر یہ بھی ہے ہر قانون شکنی کی ہمت افزائی کو کوئی نہ کوئی جماعت ضرور ہوتی ہے جس کے مقابلہ میں ہر جمہوریت کو سر جھکا کر اپنی بے بسی کا اقرار کرنا پڑتا ہے اور رعایا کسی طرح قابو میں نہیں آتی۔ قانون شکنی اور بدامنی بے خوفی کی وجہ سے عام ہوتی جاتی ہے اور عام ہوتی رہے گی اسی وجہ سے قرآن واحادیث نے اللہ کو حاضر و ناظر جاننے اور اس سے ڈرتے رہنے کی سب سے زائد تعلیم دی ہے جس کا زبردست ذریعہ روزہ ہے۔

قرآن مجید میں روزے کا فائدہ **لعلکم تتقون** سے ظاہر کیا گیا ہے یعنی شاید تم چند ہی دن تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرو۔ دراصل خواہشات نفس سے بے قابو ہوجانا ہر برائی کی اصل ہے اور خواہشات نفس کو اپنے قابو میں رکھنا تمام حسن عمل کی بنیاد ہے۔ انسان بھوک سے بے چین ہوکر وہ باتیں کرنے لگتا ہے جو اس کی خودداری بلکہ بعض وقت شان انسانیت کے مناسب نہیں ہوتیں۔ پیاس سے بے قابو ہوجاتا ہے، غصہ سے بے قابو ہوکر وہ حرکتیں کر بیٹھتا ہے جس کا افسوس عمر بھر ختم نہیں ہوتا مگر خواہشات حیوانی سے بے چین ہوکر ایسی ایسی بدکاریاں کرنے لگتا ہے جو اس کو جانور سے بھی بدتر ثابت کردیتی ہیں۔ بہت سی برائیوں کے جواز میں اپنی عادتوں کا حیلہ ڈھونڈھتا ہے۔ مگر روزہ وہ عملی تعلیم ہے جس کے قواعد و شرائط اگر پیش نظر رکھے جائیں تو انسان میں ہر وہ قوت پیدا ہوجاتی ہے جس سے ہر جذبہ اور خواہش پر قبضہ اور اختیار حاصل کرلیتا ہے۔ اگر کہوں تو شاید بے محل نہ ہوگا کہ جس طرح تعلیم کے بعد کامل مہارت حاصل کرنے کے واسطے ٹریننگ کا درجہ قائم کیا گیا ہے اسی طرح شریعت نے بھی تقویٰ اور پرہیزگاری کی انتہائی تعلیم دینے

کے بعد روزے کو محض علمی حدود تک باقی نہ رکھا بلکہ عملی صورت سے تقویٰ کی راہوں پر لگا دینے کی صورت پیدا کی۔ اسی روزے کے ذریعہ سے انسان کو بھوک، پیاس پر صبر کی عادت پڑتی ہے۔ تمام خواہشات حیوانی قابو میں رکھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چائے کی عادت ہو یا تمباکو، سگریٹ کی عادت یا حقہ کی ہر عادت چھوڑنا پڑتی ہے اور گویا قدرت کی طرف سے بتایا جاتا ہے کہ عادت سے مجبور ہو جانے کا عذر کوئی معقول عذر نہیں ہے اگر انسان قصد کرے تو عادت چھوڑ بھی سکتا ہے۔ کامل روزہ یہ ہے کہ آنکھ ان چیزوں پر نہ پڑے جن کی ممانعت ہے، کان سے وہ باتیں نہ سنے جو حرام ہیں، زبان سے وہ لفظیں نہ نکلیں جن کی ممانعت ہے، ہاتھ وہ کام نہ کریں جو ناجائز ہیں۔ غصہ نہ کرے، جہاں تک ہو رحم وکرم سے کام لے۔ پس اگر ان باتوں کی ایک ماہ تک عادت ڈال لے تو باقی گیارہ مہینوں میں بھی اس عادت سے کام لینا ممکن اور آسان ہو جائے گا۔

اسی صوم کی وجہ سے انسان کو فقراء و مساکین کے مصائب کی قدر ہوتی ہے اور ان سے ہمدردی پیدا ہوتی ہے احکام مذہب پر موقوف نہیں انسان کا تجربہ اور عقل خود بتاتی ہے کہ تزکیۂ نفس کے واسطے روزے سے بہتر کوئی چیز نہیں۔

چنانچہ کئی مرتبہ گاندھی جی نے بھی اپنی غلطیوں پر تزکیہ نفس کے واسطے برت رکھا اور تقریباً ہر مذہب میں کسی نہ کسی صورت سے روزے کی تعلیم موجود ہے انہیں وجوہ کی بناء پر شریعت اسلام نے بھی روزے کی بہت تاکید کی ہے یہاں تک کہ اس کو رکن ایمان قرار دیا ہے روزہ ضروریات دین میں سے ہے جو اس کے واجب ہونے سے انکار کرے وہ اسلام سے خارج ہے۔ معصوم سے ایک شخص نے عرض کی کہ ایک شخص عمداً بلا عذر ماہ رمضان کا روزہ ترک کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ اس سے دریافت کرو کہ آیا وہ اپنے کو روزہ ترک کرنے میں گناہ گار سمجھتا ہے یا نہیں اگر کہے کہ وہ اپنے کو گناہگار نہیں سمجھتا (جس کا مطلب ہے کہ وہ روزے کو واجب ہی نہیں سمجھتا تو وہ کافر ہے) تو امام کا فرض ہے کہ اس کو قتل کر دے اور اگر وہ کہے کہ اپنے کو گناہ گار سمجھتا ہے تو اس کو تنبیہ کی جائے گی۔ دوسری حدیث ہے کہ اگر دو مرتبہ امام تنبیہ کر چکا اور کچھ سزا دے چکا اس کے بعد بھی کوئی شخص عمداً بلا عذر کے روزہ ترک کرے تو امامؑ ایسے شخص کو بھی قتل کر دیں گے۔ ایک روزے کے ترک کا کفارہ یہ ہے کہ یا ایک غلام آزاد کرے یا ساٹھ فقراء مومنین کو کھانا کھلائے یا ایک روزے کے عوض میں ساٹھ روزے پے در پے بلا فاصلہ رکھے۔

Mob:3816179 - 3312244
Bushra Collections
Manufacturers of Exclusive Hand
Embroided Sarees, Suit Dupattas
& Dress Material.
"AGGANISTAN"
467/169, Sheesh Mahal
Husainabad, Chowk, Lucknow - 226003